قومِ عاد

نشاط حمید خانیوال

لغوی حیثیت سے ''عاد'' کا عربی ترجمہ کوئی نہیں ہے البتہ عبرانی زبان میں عاد کے معنی مشہور اور بلند کے ہیں۔

جب نوحؑ کی کشتی زمین پر لگی تھی اور ایک نئی بستی آباد ہوئی تھی اللہ نے ان تمام کو ختم کر دیا تھا اسی لئے نوحؑ کو آدم ثانی ہی کہا جاتا ہے اور عاد کا نسب یوں تھا۔

عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح (الفتح القدیر)

مؤرخین نے عاد کو عوض بن ارم بن سام کا حقیقی فرزند لکھا ہے س لئے ان کا زمانہ تین رار قبل مسیح سے پہلے کا قرار بنا چاہیے یہ قوم یمن میں تلے ٹیلوں پر رہائش پذیر ی اور اپنی قوت و طاقت ں بے مثال تھی۔

حضرت ابو یرہؓ سے مروی ہے کہ قوم د ایک آدمی پتھر کا ایسا کواڑ اکیلا اٹھا لیتا تھا کہ راس وقت کے پانچ سو آدمی لگ جائیں تو نہ اٹھا ں (اسلامی تعلیم)

اگرچہ قرآن میں کہیں بھی ان کے پ کا ذکر نہیں آیا مگر بعض مفسرین نے بیان کیا کہ قوم عاد کا سب سے لمبا آدمی چار سو ہاتھ تک

اس قوم نے بھی شرک شروع کر دیا اور تکبر کرنے لگے کہ وہ بہت زیادہ طاقتور ہیں اور اسی فخر و غرور میں کہنے لگے من هو اشد منا قوة (حم سجدہ : ۱۵) کہ ہم سے بڑھ کر طاقتور کون ہے اللہ نے فرمایا کہ:

اولم یروان الله الذی خلقهم هو اشد منهم قوة

کہ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے بھی زیادہ طاقت والا ہے (حم السجدہ ۱۵)

فخر و غرور اور شرک میں جب یہ لوگ حد سے بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ہودؑ کو مبعوث فرمایا کہ وہ اسی سرکش قوم کو تبلیغ کریں چنانچہ حضرت ہودؑ نے اپنی قوم کو تبلیغ شروع کی تو انہوں نے ہودؑ کی تکذیب شروع کر دی۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے حمد حمود اور اور ہتار ان تین بتوں کی قوم عاد پوجا کرتی تھی جبکہ البدایہ والنہایہ میں ہے کہ جو بت قوم نوح کے تھے یعنی ود سواع یعوق، یغوث نسران کی پوجا کرتے تھے اور ان کے علاوہ حمود اور ہتار بھی ان کے بت تھے۔

گویا ان ظالموں نے ایک خدا کی بجائے ساتھ اور خداؤں کو پوجنا شروع کیا ہوا تھا۔ حضرت ہودؑ نے انہیں بہت سمجھایا اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا مگر یہ غرور اور تکبر میں ہی ڈوبے رہے اور کہنے لگے کہ لاؤ وہ عذاب جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو۔

گویا ان ظالموں نے ایک خدا کی بجائے ساتھ اور خداؤں کو پوجنا شروع کیا ہوا تھا۔ حضرت ہودؑ نے انہیں بہت سمجھایا اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا مگر یہ غرور اور تکبر میں ہی ڈوبے رہے اور کہنے لگے کہ لاؤ وہ عذاب جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو

چنانچہ ان پر اللہ نے قحط نازل کر دیا اور تین سال تک ان پر کوئی بارش نہ ہوئی اب یہ لوگ گھبرا گئے اس زمانے کا دستور تھا کہ جب بھی کوئی تنگی آتی تو بیت اللہ جا کر دعا مانگتے لہٰذا انہوں نے بھی اپنی ایک جماعت بیت اللہ کی طرف روانہ کی اس جماعت میں ستر آدمی تھے اور ان کے سردار کا نام قیل تھا۔

یہ جماعت وہاں سے نکلی مکہ جا کر وہاں کے سردار معاویہ بن بکر کے گھر قیام کیا۔ معاویہ بن بکر کی ماں بلہزہ قوم عاد میں سے تھی اور خیری کی بیٹی تھی اس قافلے نے مہینہ بھر وہاں قیام

کیا دو مغنیہ ادتان اور رہی جر ان کی خدمت پر مامور تھیں روزانہ شراب و کباب کی محفلیں جمتیں اور یہ بھول گئے کہ یہاں کس مقصد کیلئے آئے ہیں آخر ایک دن میزبان نے تنگ آ کر مغنیاؤں کو کہا کہ ایسے اشعار پڑھے جائیں جن سے انہیں یاد آجائے کہ یہ کس مقصد کیلئے آئے ہیں چنانچہ اس رات انہوں نے اپنے اشعار پڑھے جس میں اس بات کا تذکرہ تھا کہ قوم پر بارش بالکل نہیں ہو رہی ہے اور ان کو کچھ کرنا چاہئے اب ان کے قافلے والوں کو یاد آیا چنانچہ یہ وہاں سے روانہ ہوئے اور بیت اللہ جا کر دعا کی۔ (تفسیر ابن کثیر)

دعا کرنے کے بعد تین ابر ظاہر ہوئے سفید سرخ اور سیاہ۔ آسمان سے ندا آئی اپنی قوم کیلئے بادل پسند کر لے۔ قیل نے سیاہ ابر کو پسند کیا کیونکہ یہ زیادہ برسنے والا ہوتا ہے آواز آئی کہ تو نے خاد کو پسند کر لیا ہے۔ یہ سب کو برباد کر کے رکھ دے گی نہ باپ کو چھوڑے گی اور نہ بیٹے کو (تفسیر ابن کثیر)

جب بادل ان کی قوم کی طرف روانہ ہوا تو مغیث وادی کی جانب سے ان پر نمودار ہوا قوم کے لوگ خوش ہوگئے کہ بارش آنیوالی ہے مگر ہودؑ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا عذاب ہے جس کا تم مطالبہ کرتے تھے۔ (تفسیر ستاری)

سب سے پہلے عذاب کو ممید نامی عورت نے دیکھا اور چیخ مار کے بے ہوش ہوگئی ہوش میں آنے کے بعد بتانے لگی کے اس نے اس ابر کے اندر آگ کے شعلے دیکھے ہیں اور کچھ لوگ دکھائی دیئے جو ان کو کھینچ رہے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اس کے ساتھ ہی ان پر آندھی چلنا شروع ہوگئی اور وہ آندھی اس قدر شدید تھی کہ ان لوگوں کو اڑا کر لے جاتی آسمان پر پہنچ کر انہیں نیچے پٹخ دیتی جس سے ان کے سر ٹوٹ کر دھڑ سے علیحدہ ہوجاتے۔ آندھی آٹھ دن اور سات راتیں ان پر چلتی رہی اور وہ لوگ تہس نہس ہوگئے لیکن ان کا ایک قبیلہ الوزیہ بالکل محفوظ رہا۔ یہ لوگ مکہ میں رہائش پذیر تھے ساری قوم سوائے اس قبیلے کے ختم ہوگئی۔

قوم عاد کی ہلاکت کا واقعہ بھی ہماری عبرت کیلئے اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے تاکہ ان سے عبرت حاصل کر کے توبہ کریں اور برائیوں سے بچیں مگر ہم تو شاید بے حس ہو چکے ہیں کہ کوئی نصیحت اور واقعہ اثر نہیں کرتا

ہودؑ اور آپ کے ساتھی ایک کھیت میں پناہ گزین تھے ان کو یہی آندھی ٹھنڈی میٹھی ہوا کے جھونکوں کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔ جبکہ کفار کیلئے یہ عذاب تھا۔ تفسیر ستاری میں انکی تباہی کے تین سبب لکھے ہیں۔ غرور، ظلم، شرک۔

یوں یہ قوم جس کی بابت اللہ نے فرمایا تھا

لم یخلق مثلها فی البلاد

کہ ان کی مثل ہم نے کوئی پیدا نہیں کیا (الفجر ۸)

تباہ و برباد ہو کر رہ گئی۔

اور رسول اللہ کا فرمان ہے کہ میں پروا ہوا سے مدد کیا گیا ہوں۔ قوم عادؑ پچھوا ہوا سے ہلاک ہوئی تھی حالانکہ صرف انگوٹھی کے حلقہ کے برابر چھوڑی گئی تھی جس نے انہیں تباہ کر دیا۔

اور اسی لئے جب آپ بادلوں کو دیکھتے تھے تو گھبرا جاتے تھے اور جب تک با
شروع نہ ہوتی پریشان رہتے تھے۔ حضرت عا
سوال کرتیں کہ یہ بادل تو بارش کیلئے ہیں آ
پریشان کیوں ہوتے ہیں تو آپ فرماتے کہ عا
تمہارے پاس کیا ضمانت ہے کہ یہ بادل بار
کیلئے ہیں حالانکہ ایک قوم (قوم عاد) ہوا
سبب ہی ہلاک ہوئی تھی (بخاری و مسلم)۔

قوم عاد کی ہلاکت کا واقعہ بھی ہما
عبرت کیلئے اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا۔
تاکہ ان سے عبرت حاصل کر کے توبہ کریں ا
برائیوں سے بچیں مگر ہم تو شاید بے حس ہو چکے ہ
کہ کوئی نصیحت اور واقعہ اثر نہیں کرتا۔

بقیہ: محرم الحرام

کیلئے بالعموم ان ایام میں سیاہ یا سبز لباس پہ
جاتا ہے اور شادی بیاہ سے اجتناب کیا جاتا ہے
اس کے متعلق مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں: محر
میں سیاہ سبز کپڑے علامت سوگ ہے اور سوگ
حرام (احکام شریعت ۱۷)

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں مسائل ذیل
میں بعض اہل سنت والجماعت عشرہ محرم میں نہ ت
دن بھر روٹی پکارتے اور نہ جھاڑو دیتے یہی کہتے
ہیں بعد دفن روٹی پکائی جائے گی۔

۲۔ ان دس دن میں کپڑے نہیں
اتارتے۔

۳۔ ماہ محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں
کرتے۔

الجواب: تینوں باتیں سوگ ہیں اور
سوگ حرام ہے (احکام شریعت حصہ اول ۷۱)

قرآن و حدیث کی ان تصریحات اور
مولانا احمد رضا خان بریلوی کی توضیح کے بعد امید
ہے کہ بریلوی علماء اپنے عوام کی صحیح رہنمائی
فرمائیں گے اور عوام اپنی جہالت اور ع... کی
خاموشی کی بناء پر جو مذکورہ بدعت و خرافات کا
ارتکاب کرتے ہیں ان کو ان سے روکنے کی پوری
کریں گے۔ وما علینا الا البلاغ